حکمتِ سیّد مودودیؒ

سیاست کا وسیع اسلامی تصوّر

(ادارہ)

آپ کے موجودہ سیاسی مسائل جن کی فکر میں آپ لوگ آج کل اُلجھے ہوئے ہیں، کس چیز کے پیدا کردہ ہیں؟ صرف اس چیز کے کہ جن اخلاقی اور اعتقادی و فکری اور تہذیبی و تمدنی بنیادوں پر اس ملک کی سوسائٹی قائم تھی وہ اتنی کمزور ثابت ہوئیں کہ ایک دوسری قوم اگرچہ وہ نہایت ہی گمراہ اور نہایت ہی غلط کار تھی، مگر بہرحال اپنے اخلاقی اوصاف، اپنی تہذیبی و تمدنی طاقت اور اپنی عملی قابلیتوں کے لحاظ سے وہ آپ سے اتنی زیادہ برتر ثابت ہوئی کہ ہزاروں میل دُور سے آکر اُس نے آپ کو اپنا محکوم بنا لیا۔ پھر آپ اپنی مدت ہائے دراز کی غفلتوں اور کمزوریوں کی وجہ سے اس حد تک گر گئے کہ خود اس محکومی کے اندر بھی آپ کی ہمسایہ قومیں آپ کے مقابلے میں زیادہ طاقتور ہوگئیں اور آپ کے لیے یہ سوال پیدا ہوگیا کہ اپنے آپ کو پہلے کس سے بچائیں۔ گھر والے سے یا باہر والے سے؟ یہ ہے آپ کے تمام موجودہ سیاسی مسائل کا خلاصہ، اور ان مسائل کو آپ بھی اور آپ کی ہمسایہ دوسری ہندوستانی (اب بھارتی و پاکستانی) قومیں بھی صرف اس طرح حل کرنا چاہتی ہیں کہ ملک کا سیاسی نظام جس شکل پر قائم ہے اُس میں کچھ اوپری رد و بدل ہو جائے۔

صرف ہندوستان (اب بھارت اور پاکستان) ہی میں نہیں بلکہ ساری دُنیا میں جو سیاسی مسائل اس وقت درپیش ہیں ان کا خلاصہ میرے نزدیک صرف یہ ہے کہ انسان کو جو حیثیت دُنیا میں فی الواقع حاصل نہیں تھی اسے خواہ مخواہ اپنی حیثیت بنا لینے پر اُس نے اصرار کیا اور

اپنا اخلاق، اپنی تہذیب، اپنے تمدن، اپنی معیشت، اپنی سیاست کی بنیاد خدا سے خودمختاری پر رکھ دی جس کا انجام آج ایک عظیم الشان فساد اور ایک زبردست طوفانِ فسق وفجور کی شکل میں رُونما ہو رہا ہے۔ اس انجام کو انتظامِ دُنیا کی محض ظاہری شکلوں کے ردّو بدل سے دُور کرنے کے لیے جو کوششیں آج کی جا رہی ہیں، انہی کا نام آج "سیاست" ہے، اور میرے نزدیک بلکہ فی الحقیقت اسلام کے نزدیک یہ ساری سیاست سراسر لغو ہے اور بے حاصل ہے۔ مَیں نے اسلام سے جن حقیقتوں کو سمجھا ہے، ان کی بنا پر میرے نزدیک ہندوستان (اب بھارت اور پاکستان) کے مسلمانوں کی اور یہاں کے سارے باشندوں کی اور دُنیائے مُسلمین اور دُنیائے غیرمُسلمین کی سیاست کا حل صرف یہ ہے کہ ہم سب خدا کی بندگی اختیار کریں، اس کے قانون کو اپنا قانونِ حیات تسلیم کریں۔ اور انتظامِ دُنیا کی زمامِ اختیار فساق وفجار کے بجائے عباد اللہ الصالحین کے ہاتھ میں ہو۔ یہ سیاست اگر آپ کو اپیل نہیں کرتی اور آپ کچھ دوسری سیاست بازیوں سے اپنے مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کا راستہ الگ ہے اور میرا راستہ الگ۔ جائیے اور جن جن طریقوں سے اپنے مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں حل کر کے دیکھ لیجیے۔ مگر مَیں اور میرے رفقا علیٰ وجہ البصیرت جس چیز میں اپنی، اپنی قوم کی، اپنے ملک کی اور ساری دُنیا کی فلاح دیکھتے ہیں، اسی پر ہم اپنی ساری کوششیں صَرف کرتے رہیں گے۔ اگر دُنیا کے لوگ ہماری باتوں کی طرف توجہ کریں گے تو ان کے اپنے لیے بھلا ہے اور نہ کریں گے تو اپنا کچھ بگاڑیں گے ہمارا کچھ نقصان نہ کریں گے۔

رہی یہ غلط فہمی کہ ہم زاہدوں اور گوشہ نشینوں کا ایک گروہ بنا رہے ہیں تو اگر یہ عمداً واقعہ کی غلط تعبیر نہیں ہے اور واقعی غلط فہمی ہی ہے تو اسے ہم صاف صاف رفع کر دینا چاہتے ہیں۔ ہم دراصل ایک ایسا گروہ تیار کرنا چاہتے ہیں جو ایک طرف زہد وتقویٰ میں اصطلاحی زاہدوں اور متقیوں سے بڑھ کر ہو، اور دوسری طرف دُنیا کے انتظام کو چلانے کی قابلیت وصلاحیت بھی عام دُنیا داروں سے زیادہ اور بہتر رکھتا ہو۔ ہمارے نزدیک دُنیا کی تمام خرابیوں کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ لوگ نیکی کے صحیح مفہوم سے ناآشنا ہونے کی بنا پر گوشہ گیر ہو کر بیٹھ جاتے ہیں

(باقی بر صفحہ ۵۶)